مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ چونکہ باوجود صحت کی کمزوری کے مہمات دینیہ میں بہت مصروف رہتے ہیں۔ اسلئے بعض اوقات یک لخت طبیعت بہت ناساز ہوجاتی ہے۔ ۹ مئی کو سخت تکلیف ہوگئی۔ اور آپ ظہر کی نماز کے لئے تشریف نہ لاسکے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب معہ مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے۔ اور مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل و مولوی یار محمد صاحب مولوی فاضل گوجرات بھیجے گئے۔

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم اور چوہدری محمد حسین صاحب علاقہ ملکانہ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے + ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد سے۔ حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ سے۔ خلیفہ نور دین صاحب جموں سے۔ سید غلام حسین صاحب حصار سے تشریف لائے

نامہ لنڈن
انگلستان میں تبلیغ اسلام

(جناب مولوی عبد الرحیم صاحب ایم۔ اے درد کے قلم سے)

رمضان شریف کا آخری عشرہ شروع ہے۔ سورج یہاں پانچ بجے نکلتا ہے۔ اور سات بجے غروب ہوتا ہے۔ سردی اور بارش کم ہورہی ہے۔ لیکن یہاں کا موسم قابل اعتبار نہیں۔ ایک دن میں کئی کئی روپ بدلتا ہے۔

عید انشاء اللہ یہاں ۲۵ تاریخ کو ہوگی۔ اس لئے تیاری شروع کردی گئی ہے۔ کارڈ دعوتی بھیجے جارہے ہیں۔

چندہ خاص کی تحریک یہاں بھی کی گئی تھی۔ مندرجہ ذیل رقوم موصول ہوئی ہیں:۔

ملک اسمٰعیل صاحب ۲ پونڈ ۔ سیٹھ علی محمد صاحب ۱ پونڈ
ملک غلام فرید صاحب ۱ گنی ۔ درد ۱ گنی

پچھلے ہفتہ [illegible] میں ہندوستانیوں کا سالانہ اجتماع ہؤا تھا۔ گو تبلیغ کا بہت عمدہ موقعہ تھا لیکن مالی تنگی کی وجہ سے اس میں شامل نہ ہوسکے۔ البتہ اس سے فائدہ اُٹھانے کے لئے میں نے عزیزم ملک اسمٰعیل صاحب کو جو وہاں جارہے تھے۔ ریویو کے کچھ پرچے دیدیئے۔ تاکہ وہاں تقسیم کردیں۔ اور خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ یہ بھی کہا گیا تھا۔ کہ ہوسکے۔ تو بعض مناسب لوگوں کے پتے بھی وہ لے آویں۔ چنانچہ ملک صاحب نے ریویو کے پرچے تقسیم کردیئے۔ اور چار خریدار بنائے۔ اور بعض معززین کے پتہ بھی لکھ لائے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے یہاں فرمایا تھا۔ مبلغوں کا کام بہت حد تک آسان ہوسکتا ہے۔ اگر یہاں کے ہمارے طلباء ان کے کام میں مدد کریں۔ اس کے مطابق میں نے خلیفہ تقی الدین صاحب بی۔ اے کو مضمون وغیرہ لکھنے کی تحریک کی تھی۔ وہ آجکل سکاٹ لینڈ میں ہیں۔ وہاں کے ایک اخبار میں ایک پادری صاحب نے اسلام پر تعدد ازواج اور طلاق کے متعلق کچھ اعتراض کئے تھے۔ جن کا جواب خلیفہ صاحب نے لکھ کر اس اخبار کو بھیجدیا۔ اور وہ اس نے شائع کردیا۔ خلیفہ صاحب نے

اسکے آخر میں یہ بھی لکھ دیا ہے ۔ کہ اگر کوئی صاحب اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہیں ۔ تو وہ بڑی خوشی سے ان کو ہم پہنچا دینگے ۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ احباب ان کے لئے دعا فرما دیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے امتحان میں پاس کرے ۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے ان کا وجود ایک ممد ثابت ہو ۔ آمین

مسٹر فخر حق خان صاحب جو برادرم شیخ فضل حق صاحب بٹالوی کے چھوٹے بھائی ہیں ۔ اور آئی ۔ سی ۔ ایس کے امتحان کے لئے تیاری کر رہے ہیں ۔ آج کل ویلز میں ہیں ۔ وہ ریویو کے لئے مضمون بھی لکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ۔ اور اپنے دوستوں کو پڑھنے کے لئے بھی دیتے ہیں اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں ۔ کہ میرے دوست باقاعدہ ریویو کو پڑھتے ہیں ۔ ریویو تبلیغ احمدیت کا نہایت ہی کامیاب ذریعہ ہے ۔ اور گذشتہ بارہ سال میں جتنے ذرائع بھی اس غرض کے لئے استعمال کئے گئے ہیں ۔ ان سب سے زیادہ مفید ہے ۔

آئرلینڈ سے ایک ماہواری رسالہ Brotherhood. نام سے نکلتا ہے ۔ اسکے ایڈیٹر سے میری خط و کتابت ہے ۔ مظالم کابل کے متعلق میں نے اس کو جو خط لکھا تھا ۔ اس کا وہ حصہ جس میں میں نے اظہار نفرت کی تحریک کی تھی ۔ اس نے اپنے رسالہ میں شائع کر دیا ہے ۔ احمدیت کے متعلق بھی اس نے ایک مضمون لکھا ہے ۔ جس کا ایک حصہ مندرجہ ذیل ہے ۔

"تحریک احمدیہ کا اجراء ایک ہندوستانی مسلمان مرزا غلام احمد صاحب جنھوں نے اپنے آپ کو مہدی اور مسیح ہونے کا مدعی قرار دیا ۔ کے ذریعہ ہوا ۔ آپ ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے ۔ ان کا فرقہ بعض باتوں میں بابی اور بہائی فرقہ سے ملتا ہے ۔ جو کہ ایران سے شروع ہوا ۔ لیکن اس میں اور احمدیوں میں یہ فرق ہے کہ احمدی قرآن کریم اور اسلامی شریعت کو واجب العمل مانتے ہیں ۔ احمدیوں میں تبلیغی روح بہت زیادہ پائی جاتی ہے وہ اپنے مذہب کی بے نظیر برکات کو گمراہ مسیحیان برطانیہ عظمیٰ اور دیگر ممالک کے ان عیسائیوں میں پھیلانے کے بہت ہی خواہشمند ہیں ۔ جنہیں سے بہت سے کسی قسم کی موثر تبدیلی کے سخت متمنی اور حاجتمند ہیں ۔

خلیفۃ المسیح (بشیر الدین محمود احمد صاحب آف قادیان پنجاب) نے اپنے فرقہ کی خوبیاں کانفرنس مذاہب میں بیان کرنے کے دوران میں اسبات کی طرف بھی اشارہ کیا تھا ۔ کہ وہ اپنے ایک کشف کی بناء پر یقین رکھتے ہیں ۔ کہ انگلینڈ کی روحانی فتح اسکے ہاتھ پر مقدر ہے ۔ وہ فرماتے ہیں ۔ کہ اگر آج نہیں تو کل انگلینڈ ضرور مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کی طرف جھکیگا ۔ ہمیں ان کے جوش اور اخلاص پر کوئی شبہ نہیں ہے ۔ گو اس میں شک نہیں ۔ کہ ہم ان کی اس رائے سے اتفاق نہیں رکھتے ۔ کہ جزائر برطانیہ کو اس طرح نجات مل سکتی ہے ۔

یہاں ایک پادری صاحب نے سینٹ پال میں یہ وعظ کیا تھا کہ اسلام کی جڑ کھوکھلی ہو چکی ہے ۔ بس چند دن کا مہمان ہے ۔ اسکے جواب میں میں نے ریویو میں ایک مضمون لکھا تھا ۔ اور انہیں بتایا تھا ۔ کہ اسلام کی جڑ کھوکھلی نہیں ہوئی ۔ بلکہ عیسائیت کے خاتمہ کے دن نزدیک ہیں اور اس میں بعض لوگوں کے اقوال درج کئے تھے ۔ جنہوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے ۔ کہ یورپ کے لوگ اب عیسائی نہیں رہے ۔ منہ سے خواہ کہیں لیکن عملاً عیسائی نہیں رہے ۔ اور نہ کوئی رہ سکتا ہے ۔ اس کے متعلق اس رسالہ Brotherhood نے یہ نوٹ لکھا ہے :-

"عیسائیت سے ہماری مراد رومن کیتھولسزم یا پروٹسٹنٹزم یا عیسائیت کے کسی اور فرقہ نہیں ہے ۔ اور ہمارا مطلب کسی ایک مذہب ۔ ایک عقیدے یا کسی خاص طریقہ عبادت سے مسلمانوں یا دوسرے مذاہب والوں کی طرح نہیں ہے بلکہ ہماری مراد اس زندہ احساس سے ہے ۔ جس کے ساتھ یسوع کو مسیح کہا گیا ۔ یعنی خدا تعالےٰ سے اور بنی نوع انسان کے ساتھ اتحاد اور حقیقی محبت کی زندگی مراد ہے ۔

اس وقت شاید کسی چرچ کا کوئی ایک اصول بھی اس طرح نہیں سمجھا جاتا جس طرح کہ اسکے بنانے والے اسکو سمجھتے تھے یہاں تک کہ پرانے الفاظ اور تمام کے تمام فقرات کے متعلق ہماری اولادوں کا نقطۂ خیال گذشتہ زمانہ کے لوگوں کے خیالات کے بالکل متضاد ہے ۔"

مسٹر Arthur Plant جو ریویو کو پڑھکر سلسلہ میں دلچسپی لینے لگے ہیں ۔ اپنے تازہ خط میں لکھتے ہیں :-

"میں آپ کی اس مدد کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ جو آپ نے ایک سچائی کی جستجو کرنے والے سیدھے راستہ کو ڈھونڈنے والے اور اس روشنی کو پانے والے کی کی ہے جس کو اس نے احمدیہ جماعت (خدا کرے کہ وہ پھولے اور پھلے) کی تعلیم کے ذریعہ حاصل کیا ۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق لکھتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ انہیں لمبی زندگی عطا فرمائے ۔ تا ہمارے قلوب کو راحت نصیب ہو ۔ اور ہمیں اور تمام ان لوگوں کو جو اندھیرے میں چل رہے ہیں ۔ خوشی اور روشنی عطا فرما دے ۔"

برادرم بابو عزیز دین صاحب جب بھی لنڈن میں ہوتے ہیں ۔ ہائڈ پارک میں لیکچر دیتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے ۔

Sir Oliver Lodge, Mr. H. G. Wells وغیرہم سے جو میری خط و کتابت کابل کے مظالم کے متعلق ہوئی تھی ۔ اس کا نتیجہ تو آپ کو ریزولیوشن کی شکل میں پہنچ چکا ۔ ایک اور صاحب نے اس ریزولیوشن پر دستخط کر دیئے ہیں ۔ وہ لنڈن یونیورسٹی کے سنسکرت پروفیسر ہیں ۔

اس ہفتہ ہمارے محلہ میں "[illegible]tney adult School" میں میرا ایک لیکچر اسلام پر مقرر تھا ۔ چونکہ میری طبیعت اچھی نہیں تھی ۔ اس لئے بابا غلام فرید صاحب نے وہاں لیکچر دیا ۔ لیکچر کامیاب ہوا ۔ سوال و جواب ہوئے ۔ ایک صاحب نے کہا ۔ یہ لوگ اپنے خیالات کو بہت دلیری اور جرأت سے پیش کرتے ہیں ۔ چنانچہ نیر صاحب بھی دلیری سے پیش کرتے تھے ۔ اس کو یہ معلوم کر کے کہ نیر صاحب تشریف لے گئے ۔ افسوس ہوا ۔ کہ جاتی دفعہ ان سے ملاقات [illegible] والسلام ۔ خاکسار محتاج دعا ۔ درد لنڈن

ایک لاکھ چندہ خاص کی تحریک اور جماعت احمدیہ [illegible]

جماعت احمدیہ سمبڑیال کی طرف سے حسب ذیل اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور موصول ہوئی ہے اخبار الفضل مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۲۵ء میں "سیاست" کے نامہ نگار کے اس اعتراض پر کہ جماعت احمدیہ چندے دیتے تھک سی گئی ہے ۔ سخت تعجب ہوا ۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ سمبڑیال نامہ نگار مذکور کے ایسے خیالات پر نفرت کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ خاکساروں نے تجارت میں نفع و نقصان کا پتہ نہ ہونے کے [illegible] حسب استطاعت تحریک ایک لاکھ میں چندہ بھیجا ہے آج بھی مبلغ ۲۸۵ روپے ناظر صاحب بیت المال کی خدمت گرامی میں ارسال کرتے ہیں (یہ رقم وصول ہو چکی بیت المال) اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ طاقت سے چندہ دینگے ۔ بلکہ عاجزوں کا جان و مال حضور کا ہی ہے حضور کے حکم پر مال کیا چیز ہے ۔ جانیں بھی قربان کرنے کو طیار ہیں ۔ اخیر پر عرض ہے کہ حضور دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ہم عاجزوں کو دین و دنیا میں کامیاب فرما دے ۔ اور جماعت کو ترقی عطا فرما دے ۔ آمین ۔ عبد المغنی ناظر بیت المال قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۲ مئی ۱۹۲۵ء

کابل کے اخبار "امان افغان" کا اعلان

احمدیوں کو قتل کا خوف دلانا بیہودہ ہے

کابل کے اخبار "امان افغان" کا ایک اعلان پنجاب کے بعض مسلمان اخبارات بڑے فخر اور خوشی سے شائع کر رہے ہیں۔ مگر وہ اعلان کیا ہے۔ ایک ظالم اور جابر حکومت کی طرف سے بے کس اور بے بس احمدیوں پر جفا کاری کرنے کے متعلق عذر گناہ بدتر از گناہ اور نشۂ جہالت کا شرمناک ثبوت ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ ظالم خواہ مظلوم کے مقابلہ میں کتنا ہی قوی کیوں نہ ہو۔ اور اسے اپنی طاقت اور قوت پر کتنا ہی گھمنڈ کیوں نہ ہو۔ پھر بھی وہ اپنی سیہ کاری پر پردہ ڈالنے کے لئے سوائے جھوٹے الزامات اور غلط بیانات کے کچھ نہیں پیش کر سکتا۔

"امان افغان" نے اس چھوٹے سے مضمون میں جی بھر کے احمدیوں کو برا بھلا کہنے کے بعد اس بالکل غلط اور جھوٹے الزام پر بہت زور دیا ہے۔ کہ احمدیوں نے کابل کے خلاف سازشیں کیں۔ جن کا اس کے پاس "زبردست ثبوت موجود ہے"۔ نہ معلوم وہ "زبردست ثبوت" حکومت کابل اور اسکے ہوا خواہوں نے کس موقع کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اور باوجود ہمارے بار بار مطالبہ کرنے کے کیوں اسے پیش نہیں کیا جاتا۔ تا دنیا اس کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کر سکے۔ ہم پھر بڑے زور کے ساتھ اس کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر حکومت کابل کے پاس اس قسم کا کوئی ثبوت ہے۔ تو اسے ضرور پیش کرنا چاہیئے۔ لیکن رعونت اور تکبر نے اہل کابل کی عقل اور سمجھ پر اسقدر غلبہ پا لیا ہے۔ کہ ایک طرف اگر احمدیوں کی کسی سیاسی سازش کا کوئی ثبوت نہیں پیش کیا جاتا۔ تو دوسری طرف یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ "حکومت افغانستان نے احمدیوں کے قتل کا فتویٰ صادر کیا ہے۔ جس سے دنیا کی کوئی طاقت افغانستان کو نہیں روک سکتی"۔

ممکن ہے دنیا کی کوئی طاقت روک سکے۔ لیکن حکومت افغانستان کو اس طاقت سے ضرور ڈرنا چاہیئے۔ جو دنیا کی تمام طاقتوں کی سرچشمہ ہے۔ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ تمام طاقتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور جس کی گرفت سے کبھی کوئی ظالم بچ نہیں سکا۔ کیونکہ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ۔ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔ اس کی طرف سے اگر ڈھیل مل رہی ہو۔ تو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ میں یہ طاقت ہے ہی نہیں یا اسے ظالموں کے ظلم کا علم نہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ خدا کو اس کا خوب علم ہے۔

خدا تعالیٰ کے اس مقدس صحیفہ کو جو دنیا کی ہدایت اور جابر و سرکش قوموں کو ان کے انجام سے آگاہ کرنے کے لئے صفحۂ عالم پر موجود ہے۔ دیکھ لیا جائے۔ کہ اس میں بڑی بڑی طاقتور سفاک اور ظالم حکومتوں کے کیسے کیسے عبرتناک انجام ہوئے۔ فرعون کس قدر زبردست بادشاہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے بھی اسکی نسبت فرماتا ہے۔ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ۔ کہ فرعون زمین میں بڑا زبردست بادشاہ تھا اور وہ خود بھی بنی اسرائیل کے متعلق کہتا تھا۔ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُوْنَ۔ کہ ہم ان پر غالب ہیں۔ اس نے بنی اسرائیل پر کیسے کیسے مظالم توڑے۔ کیا اس وقت وہ اور اسکے عمال یہی نہ کہتے تھے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں جو ہمیں بنی اسرائیل کے ساتھ یہ سلوک کرنے سے روک سکے۔ ضرور کہتے تھے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ خدا تعالیٰ نے ان سب کو بنی اسرائیل کی آنکھوں کے سامنے سمندر میں غرق کر دیا۔ اور ان کی بجائے وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ۔ ان لوگوں کو حکومت و شوکت کا وارث بنا دیا۔ جنہیں کمزور اور ضعیف سمجھکر ستایا اور قتل کیا جاتا تھا۔

اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کے حالات اور واقعات کو دیکھ لیا جائے۔ کتنے تکبر اور کیسی رعونت کے ساتھ انہیں کہا جاتا ہے:۔ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ۔ اے نوح اگر تم باز نہ آئے۔ تو ہم تمہیں سنگسار کر دینگے۔ لیکن یہ کہنے والوں کے ساتھ کیا گذری۔ اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ۔ خدا تعالیٰ نے ان کو غرق کر دیا۔ اور حضرت نوح اور آپ کے ماننے والوں کو ہمیشہ کی زندگی عطا فرمائی۔

غرض ہر نبی کے زمانہ میں ایسا ہی ہوا۔ نبی اور اس کے ماننے والوں کو مخالفین نے کہا:۔ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ کہ اگر تم باز نہ آئے۔ تو ہم تم کو سنگسار کر دینگے۔ اور دردناک عذاب دینگے۔ پھر مخالفین نے عذاب دینے میں کبھی کمی نہ کی کیونکہ وہ یہی کہتے تھے۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی۔ لیکن ہمیشہ اور ہر زمانہ میں انجام کار کیا ہوا۔ یہی کہ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا۔ ظالم اور جفا کار قوم کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ کر پھینک دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت قدیمہ اب بھی اسی طرح جاری ہے۔ جس طرح پہلے جاری تھی۔ اور اب بھی جو قوم خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود ؑ کے ماننے والوں پر ظلم کر رہی ہے۔ اور جس نے اس وجہ سے ظلم و ستم پر کمر باندھ رکھی ہے۔ کہ کوئی دنیاوی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ اس کا یہی انجام ہوگا۔ انشاء اللہ

"امان افغان" نے اپنے اس اعلان میں لکھا ہے:۔

"چونکہ خوفناک سیاسی جراثیم کا وجود افغانستان کے لئے زہر قاتل کا حکم رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے افغانی اسلامی حکومت قادیانیوں کے عقائد کو افغانستان میں پھیلنے کا موقعہ نہیں دے سکتی۔ اگر قادیانیوں کی خواہش ہے۔ کہ ان کے پیرو افغانستان کے قوانین کی گرفت سے محفوظ رہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے مبلغین کو افغانستان میں نہ بھیجیں۔ اور ان کو افغانستان آنے اور تبلیغ کرنے سے روکیں۔ اگر وہ اپنے اس فعل سے دست بردار نہ ہونگے۔ تو ان کے ساتھ قانون شریعت کے مطابق جو دینی و سیاسی حقوق کا محافظ ہے۔ معاملہ کیا جائیگا۔ اور ان کے پیرووں کا خون خود ان کی گردن پر ہوگا"

ایک نبی کے ماننے والوں کو سنگسار کرنا اسلامی شریعت کا قانون تو ہے نہیں۔ البتہ اس شریعت کا قانون ضرور ہے۔ جس کی پیروی کرنے والوں نے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے کہا تھا۔ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ۔ اگر تم باز نہ آئے۔ تو تمہیں سنگسار کر دینگے یا اس شریعت کا قانون ہے۔ جس پر عمل کرنے والوں نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا تھا۔ لَرَجَمْنٰكَ۔ اس زمانہ میں اس فعل پر عمل کرنے والوں کو دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ کن لوگوں کی سنت پر عمل کر رہے اور آیندہ کرنے کا عہد کر رہے ہیں۔ باقی رہا یہ کہ ہم نے اگر احمدی مبلغین کو افغانستان میں جانے اور تبلیغ احمدیت کرنے سے نہ روکا۔ تو ان کا خون ہماری گردنوں پر ہوگا۔ اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ اگر ہمارے مبلغین کا دامن کسی قسم کی سیاسی سازش سے ملوث ہو۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ اس اصل سے ایک بال بھر بھی ادھر ادھر ہوں۔ کہ جس حکومت کے زیر سایہ رہو۔ اس کی دل و جان سے اطاعت کرو۔ اور نہ صرف اس کے خلاف کسی قسم کے منصوبہ یا سازش میں شریک نہ ہو۔ بلکہ جہاں تک تمہاری طاقت اور ہمت میں ہو۔ ایسے نقصان [illegible] سے اس کو محفوظ رکھنے کی کوشش

کرو۔ تو سب سے پہلے ہم خود ہی ان کی سزادہی پر حکومت کابل کی تائید کرینگے۔ بلکہ ایسے لوگوں کو سخت سے سخت سزا دلانے کی کوشش کرینگے۔

پھر اگر احمدی مبلغ اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم کے خلاف کوئی عقیدہ رکھتے ہوں۔ اور اپنے قول و فعل سے اسلام کو نقصان پہنچاتے ہوں۔ تو اس صورت میں بھی ہمارا فرض ہے۔ کہ انہیں رد کیں۔ لیکن اگر ان دونوں پہلوؤں میں سے کوئی پہلو بھی قابل گرفت نہو۔ بلکہ سرزمین کابل میں رہنے والا ہر ایک احمدی جہاں حکومت کابل کا پورا پورا اطاعت شعار اور وفادار ہے۔ اور اسی سلک میں دل و جان سے عامل رہنا چاہتا ہے۔ وہاں اسلام کی صحیح تعلیم کا زندہ نمونہ بھی ہے تو پھر انہیں رد کرنے کا یہ مطلب ہو گا۔ کہ ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو جو فیض پہنچانے کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اہل کابل پر ہم اس کا دروازہ بند کر دیں۔ اور انہیں اس سے محروم کر دیں بے شک حکومت کابل اور اہل کابل نے اسوقت تک ہم سے جو سلوک کیا ہے۔ وہ نہایت دلشکن اور اندوہگین ہے۔ اور آیندہ کے متعلق ان کے جو ارادے ہیں۔ ان سے بھی ہم ناواقف نہیں ہیں۔ لیکن باوجود اسکے ہم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ان کے اس سلوک کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی اس نعمت کو ان تک نہ پہنچائیں۔ جسے حاصل کئے بغیر کوئی قوم زندہ نہ رہ سکیگی۔ اور جبکہ ہم دور دراز ممالک میں جا کر عیسائیوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو اس سے مستفیض کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ ان لوگوں کو بھلا دیں جو اس خیر البشر سید ولد آدم کی غلامی کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ جس کی غلامی پر حضرت مسیح موعود کو بھی فخر ہے۔ اور جن کا آپکو اسقدر پاس ہے۔ کہ فرماتے ہیں:۔

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعویٔ حبِّ پیمبرم

پس "امان افغان" کو صرف یہ لکھ کر کہ "ان کے پیروؤں کا خون خود انہیں کی گردن پر ہو گا" یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ کابل کا دامن ان بے گناہوں کے خون کے دھبوں سے صاف ہو جائیگا۔ اور نہ یہ خیال کر لینا چاہیئے کہ احمدی اپنے خون سے ڈر کر اس فرض کو ترک کر دینگے۔ جس کی ادائگی وہ اپنی زندگی کا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ان کی زبانوں پر سوائے اسکے کچھ نہ ہو گا۔ کہ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ۔ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ۔

پس ہمیں قتل کا خوف دلانا قطعاً بے سود ہے۔ اس کی

بجائے اگر "امان افغان" حکومت کابل کو اس انجام سے بچانے کی کوشش کرے۔ جو ایک ظالم اور جابر حکومت کا ہونا لازمی ہے۔ تو زیادہ بہتر ہو۔

ہندوؤں کے مسلمانوں سے اور مسلمانوں کے ہندوؤں سے خطرہ

"ہمدرد" کے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب نے کسی موقع پر فرمایا تھا:۔

"اگر سوراج کے بعد ہندو مسلمانوں کے ساتھ ظلم و ناانصافی کرینگے۔ تو اس وقت مسلمانوں کو حق ہو گا۔ کہ وہ بیرونی امداد سے اگر اسکے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔ انصاف حاصل کریں۔"

اسے لالہ لاجپت رائے صاحب نے ہندو سبھا کلکتہ میں تھوڑے سے تغیر کے ساتھ اس طرح پیش کیا کہ:۔

"اگر سوراجیہ حاصل ہونے کے بعد ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کی۔ تو ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ حق ہو گا۔ کہ وہ باہر سے اپنے مسلمان بھائیوں کو بلا کر ہندوؤں سے بدلا لیں۔"

اور اس سے نتیجہ یہ نکالا۔ کہ ہندوستان کے مسلمان کابل کے مسلمانوں سے ملکر ہندوستان میں اسلامی راج قائم کرنا چاہتے ہیں:۔

اخبار "ہمدرد" (۶ مئی) اسکی تردید کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"ہم لالہ جی سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر سوراج کے بعد ہندو مسلمانوں پر ظلم کرنے لگیں۔ اور اس امر کے درپے ہوں کہ مسلمانوں کو لالہ ہردیال ایم اے کی اسکیم کے مطابق یا تو شدھ کر لیں یا مار مار کر باہر نکالدیں۔ تو اس وقت لالہ جی مسلمانوں کو کیا مشورہ دینگے۔ کیا اسوقت بھی لالہ جی مسلمانوں کو اجازت نہ دینگے۔ کہ وہ بیرونی امداد کے ذریعہ مناسب انصاف حاصل کریں۔"

اگرچہ لالہ جی سے اس قسم کی اجازت کی توقع کسی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ لیکن کیا اس اجازت طلبی کے امکان میں وہ خطرہ پوشیدہ نہیں۔ جو سوراجیہ ملنے پر مسلمانوں کو پیش آ سکتا ہے۔ بڑے بڑے ہندو لیڈر آیندہ کے متعلق اپنے ارادہ بالکل کھلے الفاظ میں ظاہر کر چکے ہیں۔ اور جبکہ موجودہ حالت میں انہیں ایسے ارادوں کے اظہار کی جرأت ہو سکتی ہے۔ تو سوراجیہ ملنے پر انہیں عمل میں لانے سے کون روک سکتا ہے۔ مسلمان لیڈروں کا فرض ہے کہ مسلمانوں کو اس خطرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے کوئی خاص راہ نکالیں۔ اور صرف اس خیال پر نہ بیٹھے رہیں۔ کہ اگر ہندوؤں نے بے انصافی کی۔ تو ہم بیرونی مسلمانوں سے امداد حاصل کر کے انصاف حاصل کرینگے۔ کیونکہ اول تو ایسے بیرونی مسلمان ہیں ہی کہاں۔ جو انصاف حاصل کرانے میں ہندوستانی مسلمانوں کی مدد کر سکیں۔ آج تک وہ کتنی دفعہ مدد کر چکے ہیں کہ آیندہ ان سے توقع کی جائے اور اگر کوئی ہوں بھی۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ اپنے خون بہا کر جب ہندوؤں سے ہندوستان کی حکومت حاصل کریں تو ہندوستانی مسلمانوں کے سپرد کر کے خالی ہاتھ واپس چلے جائیں۔

"چودہویں صدی کے مولوی"

"بندے ماترم کا نعرہ سننے والے کافر ہیں"

فریدپور (بنگال) میں ۲ مئی کو مسٹر فضل الحق کی صدارت میں مسلمانوں کی ڈسٹرکٹ کانفرنس ہوئی۔ اسمیں کچھ مسلمان ایک سیاسی کانفرنس میں شامل ہونے کے بعد شریک ہوئے۔ جن کے متعلق ایک مولوی ابو بکر صاحب نے فرمایا:۔

"جو مسلمان ایسے جلسہ میں شامل ہو۔ جسمیں بندے ماترم کا نعرہ لگایا جاتا ہو۔ وہ کافر ہے۔" (سیاست ۸ مئی)

وہ لوگ جو احمدیوں کو چودہویں صدی کے مولویوں کے فتوئی کی بنا پر کافر مرتد اور واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ وہ اس تازہ فتوی کے متعلق جو انہی مولویوں میں سے ایک نے دیا ہے۔ کیا فرماتے ہیں۔ بہت کم مسلمان ہونگے جنھوں نے گذشتہ چند سالوں میں جبکہ مسلمان اخبار اپنی پیشانی پر جلی حروف میں "بندے ماترم" لکھنے لگ گئے تھے بندے ماترم کا نعرہ نہ لگایا ہو۔ اور ایسا تو شاید کوئی مسلمان بھی نہ ہو۔ جس نے یہ نعرہ سنا نہ ہو۔ اسلئے سب پر یہ فتوی عائد ہوتا ہے۔ اب انہیں کوئی حق نہیں ہے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں۔

"سناتن دھرمی اور آریہ"

بعض غیر احمدیوں کی طرف سے ہمارے خلاف جو کفر کے فتوے شائع ہوتے ہیں۔ اور ان کی بدسلوکی کا جب کوئی واقعہ ہوتا ہے۔ تو آریہ اخبارات پھولے نہیں سماتے۔ اور اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ جب مسلمان ہی احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ تو انہیں اسلام کی حمایت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ اگر احمدی کو نہ اندیش مسلمانوں کی کفر بازی اور بدسلوکی کے باعث مسلمان کہلانے کا حق نہیں رکھتے۔ تو آریہ صاحبان کس طرح ویدک دھرمی کہلا سکتے ہیں۔ جبکہ سناتنی ہندو انہیں ویدک دھرم کا دشمن سمجھتے۔ اور وہی سلوک کرتے ہیں جو دشمنوں سے ہونا چاہیئے۔ اور جس کا تازہ ثبوت راولپنڈی میں مل رہا ہے۔

چنانچہ "آریہ ویر" (۲۹ اپریل) راولپنڈی لکھتا ہے۔ پنڈت بدو کل بھوش۔ بخشی بھگت رام۔ لالہ گنگا رام جو کہ سناتنی ہندوؤں

جماعت احمدیہ کے عقائد

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک صاحب کو ان کے خط کے جواب میں لکھا:۔

ہمارے عقائد جن کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مختصر سا نقشہ ہمارے مذہب کا ذہن میں کھینچ سکتا ہے۔ یہ ہیں:۔

خدا تعالےٰ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہے۔ اور ایک ہے۔ وہ ان تمام صفات سے متصف ہے۔ جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔

ملائکہ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ ملائکہ اللہ تعالےٰ کی مخلوق ہیں۔ اور انسانوں سے علیحدہ وجود ہیں۔ خیالی یا وہمی وجود نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقۃً وہ ایسی ہستیاں ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے مادی اسباب کی آخری کڑی کے طور پر مقرر فرمایا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے احکام کیلئے عالم مخلوقات میں ایک ایسی حرکت پیدا کرتے ہیں۔ جو مختلف مدارج طے کرنے کے بعد وہ نتائج پیدا کر دیتی ہیں۔ جن کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں۔

کلام الٰہی ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے کلام نازل کیا کرتا ہے۔ اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ (جس کی حد بندی کرنیکی ہم کوئی وجہ نہیں پاتے۔ خواہ لاکھوں اور کروڑوں خواہ اربوں سال ہوں) تبھی سے خدا تعالےٰ اپنے خاص خاص بندوں سے دنیا کی رہنمائی کے لئے کلام کرتا چلا آیا ہے۔ اب بھی کرتا ہے۔ اور آئندہ کرتا رہے گا۔

قرآن کریم ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ کلام الٰہی کئی اقسام کا ہے۔ ایک قسم شریعت یعنی ایسا کلام جو شریعت کا حامل ہوتا ہے۔ اور ایک قسم تفسیر اور ہدایت ہوتی ہے۔ یعنی کلام شریعت کی تفسیر اس کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔ اور اس کے سچے معنے بتائے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کو حقیقی راستہ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ خواہ وہ اس کلام کے حامل کے ذریعہ سے دنیا کو بتایا گیا ہو۔ اور خواہ وہ اس سے پہلے کسی حامل کلام کے ذریعہ دنیا کو بتایا گیا ہو۔ اور ایک قسم الہام کی یہ ہے۔ کہ اس کی غرض وثوق اور یقین دلانا ہوتی ہے۔ پھر ایک قسم الہام کی یہ ہے۔ کہ اس میں اظہار محبت مد نظر ہوتا ہے۔ اور ایک قسم الہام کی یہ ہے۔ کہ اس میں تنبیہہ مد نظر ہوتی ہے۔ اس قسم کا کلام کافروں اور مشرکوں پر بھی نازل ہو جاتا ہے۔ ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ کلام شریعت اس موجودہ دنیا کے لئے قرآن کریم پر ختم ہو گیا ہے۔

رسول کریم صلعم ہمارا اس بات پر ایمان ہے۔ کہ حاملین شریعت کی آخری کڑی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور قرآن کریم کے بعد کوئی شرعی کتاب خدا کی طرف سے نازل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی مبعوث ہو سکتا ہے۔ جو کوئی نیا حکم شریعت لائے۔ یا کسی مٹے ہوئے حکم کو نئے طور پر دنیا میں قائم کرے۔ یعنی نہ تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ شریعت میں کوئی زیادتی کرے۔ اور نہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ پچھلے کلام کا کوئی حکم جو منسوخ ہو چکا ہو۔ کسی نئے نبی کے ذریعہ سے قائم ہو۔

انبیاء پھر ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ وقتاً فوقتاً دنیا کی ہدایت کے لئے بعض انسانوں کو جو اسکے کلام کے حامل ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور جو لوگوں کے لئے نمونہ بننے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اپنے کلام سے مشرف کر کے دنیا کی ہدایت کے لئے مامور کرتا رہا ہے۔ جو کہ کبھی تو کلام شریعت لے کر دنیا میں آئے ہیں۔ اور کبھی صرف ہدایت ہی لے کر آتے ہیں۔ خود ان پر کوئی ایسا کلام نازل نہیں ہوتا جس میں کوئی نیا حکم ہو۔

غیر شرعی نبی ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ دوسری قسم کے نبی جو شریعت نہیں لاتے۔ اور صرف پہلی شریعت کی تفسیر اور تشریح کرنے کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ وہ ایسے زمانہ میں نازل ہوتے ہیں۔ جب کہ اختلافات روحانیت سے بُعد۔ خدا تعالےٰ سے دوری۔ تقویٰ کی کمی۔ اور نیکی کا فقدان کلام شریعت کے صحیح معنے کرنے کی قابلیت اس وقت کے لوگوں سے مٹا دیتا ہے۔ اور اگر کسی امر میں لوگ معنے دریافت بھی کرلیں۔ تو اس قدر اختلاف آراء ہو چکا ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص کو یقین اور تسلی نہیں ہو سکتی۔ کہ یہ معنے درست ہیں۔ اور جب کہ خدا تعالےٰ کی طاقت اور قدرت لوگوں کی نظر سے بالکل مخفی ہو جاتی ہے۔ اس کا وجود قصوں اور روایتوں میں محدود ہو جاتا ہے۔ اور اس کے تازہ بتازہ جلوے دنیا میں نہیں آتے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسا نبی بھیجا جاتا ہے۔ جو کلام الٰہی کی صحیح تفسیر جو اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ لوگوں تک پہنچا دیتا ہے۔ اور تازہ نشانات کے ساتھ خدا تعالےٰ کے جلوہ کو ظاہر کرتا ہے۔ جس سے وہ منقی ایمان جو در حقیقت ایک کوڑی کے ایمان کے برابر حقیقت نہیں رکھتا۔ یقین اور وثوق کے ایمان سے بدل جاتا ہے۔

انبیاء کا آنا ہمارا یہ بھی یقین ہے۔ کہ اس امت کی اصلاح اور درستی کے لئے ہر ضرورت کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا۔ اور ہم یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ قرآن کریم اور احادیث میں اس زمانہ کی نسبت خصوصیت کے ساتھ یہ پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ اس وقت جب کہ رسول کریم صلعم کی تعلیم گو صفحات کاغذ پر تو موجود ہوگی۔ لیکن لوگوں کے قلوب پر سے مفقود ہو جائے گی۔ اور بلحاظ ایمان اور یقین کے وہ ثریا پر چلی جاوے گی۔ آپ ہی کی امت میں سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جو پھر قرآن کریم کی حقیقت لوگوں پر ظاہر کریگا۔ اور ان کے ایمانوں کو تازہ کرے گا۔

حضرت مسیح موعود ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ وہ شخص موعود ظاہر ہو چکا ہے۔ اور ان کا نام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہے۔ ہم رسول کریم کی بتائی ہوئی ہدایت اور آپ سے پہلے انبیاء کی پشگوئیوں کے مطابق یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ مسیح موعود تھے۔ جن کے ذریعہ خدا تعالےٰ عیسائیت کے فتنہ کو پاش پاش کرے گا۔ اور آپ مہدی موعود تھے۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی اصلاح کرنی ہے۔ اور آپ کرشن اور دوسرے بزرگ جو مختلف اقوام میں آئے ہیں۔ ان کے مثیل تھے۔ جن ناموں کے ذریعہ آپ نے ان قوموں کو اسلام کی طرف لانا ہے۔ آپ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے تکمیل اشاعت اسلام کا کام کرنا ہے۔ اور وہ کر رہا ہے۔

مامور کا ماننا ہمارا یہ یقین ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اس پر ایمان لانا اور اس کا ساتھ دینا اور اس کی جماعت میں داخل ہونا ضروری ہے۔ ورنہ وہ غرض و غایت ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور آیا کرتے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ کے مامور کی جماعت میں داخل ہونا ضروری نہ ہو۔ تو جیسا قرآن سے ظاہر ہے۔ کہ نبی کی مخالفت اس وقت کے بڑے لوگوں کی طرف سے ضروری ہے۔ کسی کو کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ ایک غیر ضروری کام کے لئے ساری دنیا کی مخالفت سہیڑے۔ تبھی ایک جماعت اس مقصد کو لے کر کھڑی ہو سکتی ہے۔ اس مامور کی تائید کرے گی۔ اس کے کام کو دنیا میں پھیلائے گی۔ جب کہ وہ سمجھتی ہو۔ کہ بغیر اس کے ہم خدا تعالےٰ کی رضاء کو حاصل نہیں کر سکتے۔ پس وہ دنیا کی اس اشد ترین مخالفت کو جس سے بڑھ کر اور مخالفت نہیں ہوتی۔ خدا تعالےٰ کی رضاء کے لئے برداشت کرنے کیلئے تیار ہو جاتی ہے۔

دعا ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو قبول

سزائے ارتداد اور ہمدرد کا اجتہاد

("از مسلم")

حامیان قتل مرتد کی جانب سے "ہمدرد" "کمریڈ" پر جو اعتراضات کی بارش ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک یہ اعتراض بھی خاص طور پر نمایاں طور سے کیا گیا ہے۔ کہ اسلام میں مرتد کی سزائے قتل سے انکار کرنا ان اخبارات کا ایک نیا "اجتہاد" ہے۔ یعنی اس رائے کا اظہار آج سے قبل کسی مسلمان کی زبان سے کہیں نہیں ہوا۔ یہ "اعتراض" اگر واقعیت پر مبنی ہو بھی۔ تو بھی کوئی وزن نہیں رکھتا۔ کوئی رائے جو قرآن و حدیث کے مخالف نہ ہو۔ محض اس دلیل سے ہرگز رد نہیں کی جا سکتی۔ کہ آج سے قبل کسی فقیہ یا عالم نے اس کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن اس سے قطع نظر کر کے دیکھنا یہ ہے۔ کہ آیا یہ اعتراض مطابق واقعہ ہے بھی! کیا آج تک کسی مسلمان مصنف نے اس رائے کو ظاہر نہیں کیا تھا؟

اس سوال کے جواب میں سردست صرف ایک کتاب کا حوالہ دینا کافی ہوگا۔ جو آج سے ۴۲، ۴۳ سال قبل ہندوستان میں لکھی گئی تھی۔ اور جس میں صراحت کے ساتھ سزائے ارتداد سے انکار موجود ہے۔ مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ کا نام تعلیم یافتہ مسلمانوں کے لئے نامانوس نہیں۔ اسلام کی تائید و حمایت میں انہوں نے جو پر زور تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں وہ اپنے نام کو عرصہ تک قائم رکھیں گی۔ انہوں نے ایک انگریز عالم کے جواب میں انگریزی میں ایک کتاب ۱۸۸۲ء میں "ریفارم انڈر مسلم رول" کے عنوان سے شائع کی تھی۔ اس کا اردو ترجمہ دو جلدوں میں "اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام" کے نام سے مولوی عبد الحق صاحب بی۔ اے کے قلم سے آج سے پندرہ سال قبل حیدر آباد دکن میں چھپ چکا ہے۔ اس کتاب کی جلد اول صفحہ ۹۶ میں مفصل بحث سزائے ارتداد پر موجود ہے جسے دیکھ کر ہر شخص اپنی تشفی کر سکتا ہے۔ ناظرین "ہمدرد" کی دلچسپی کے لئے اس کے چند اقتباسات یہاں درج کئے جاتے ہیں:-

"یہ جو ارتداد کی سزائے موت بتائی جاتی ہے۔ تو یہ نہ پیغمبر اسلام کا بنایا ہوا کوئی قانون ہے۔ اور نہ قرآن نے الحاد کی کسی دنیاوی سزا کا فتوے دیا ہے" (صفحہ ۸۷)

"میں یہاں قرآن کی ان چند آیات کو نقل کرتا ہوں۔ جو ایک مسلمان کے ارتداد مذہبی سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک میں بھی ارتداد کی سزا موت نہیں بتلائی گئی۔ بلکہ برخلاف اس کے قرآن ان لوگوں کو معاف کرتا ہے۔ جو کسی مسلمان کو اس کے مذہب سے منحرف کر دیں" (ایضاً)

اس کے بعد حسب ذیل آیات قرآنی کو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کیا ہے:-

(۱) ود کثیر من اہل الکتاب الخ (بقر ع ۲۔ آیت ۱۰۳)
(۲) ولا یزالون یقاتلونکم الخ (بقر ع ۲۔ آیت ۲۱۴)
(۳) کیف یہدی اللہ قوماً الخ (آل عمران ع ۳۔ آیت ۸۰)
(۴) اولٰئک جزاؤہم الخ (" " آیت ۸۱)
(۵) خالدین فیہا الخ (" " آیت ۸۲)
(۶) الا الذین تابوا الخ (" " آیت ۸۳)
(۷) ان الذین کفروا بعد الخ (" " آیت ۸۴)
(۸) من یرتد منکم عن دینہ الخ (مائدہ ع ۵۔ آیت ۵۹)

آیات اور ان کے ترجمہ کے درج کرنیکے بعد فرماتے ہیں:-

"یہ ہے اسلام کا وہ الہامی قانون جس میں مرتدوں کے ساتھ بے انتہا مسامحت کی گئی ہے۔ . . . ." (صفحہ ۸۹)

"فقہا اس مرتد کے حق میں موت کا فتویٰ دینگے۔ جو بادشاہ کے خلاف بغاوت کرتا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں صورت معاملہ بالکل بدل گئی۔ کیونکہ یہ فتویٰ موت بر بنائے ارتداد نہیں دیا گیا ہے" (صفحہ ۸۹)

آگے چلکر ان دلائل کی جو سزائے ارتداد کی تائید میں فقہاء نے پیش کئے ہیں تفصیل کے ساتھ تردید کی ہے۔ اور قرآن و حدیث دونوں کے سمجھنے میں انکی غلطی کئی صفحوں میں واضح کی ہے۔ جنکا نقل کرنا موجب طوالت ہوگا خاتمہ بحث پر تنویر الابصار (متن در مختار) کی عبارت ذیل پیش کر کے "کسی مسلمان کے ارتداد پر اس وقت تک فتویٰ کفر نہ دیا جائیگا۔ جب تک کہ اسکے الفاظ کا کوئی عمدہ محمل پیدا ہو سکتا ہو۔ یا جب اسکے کفر میں اختلاف رائے ہو۔ اگرچہ اس کفر کی بنیاد غیر صحیح احادیث ہی پر کیوں نہ ہو" خود لکھتے ہیں۔ کہ:-

"مسلمان کا حقیقی قانون جرم ارتداد کی سزا معین کرنے میں بہت نرم ہے" (صفحہ ۹۳) اسلامی فقہ میں ارتداد بغاوت کے مساوی سمجھا گیا۔ لہذا یہ مسئلہ پولیٹیکل مسائل میں شریک کیا گیا ہے۔ نہ کہ قانون فوجداری میں۔

ارتداد گورنمنٹ کی بغاوت کے ہم پلہ خیال کیا جاتا تھا۔ اور اکثر اسی کے ساتھ ہتھیار و نکی جھنکار بھی ہوتی تھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ فقہ نے مرتد عورت کے قتل کا فتویٰ نہیں دیا۔ کیونکہ وہ بادشاہ کیخلاف ہتھیار اٹھانے اور معرکہ آرا ہونیکی قابلیت نہیں رکھتی" (صفحہ ۹۴)

"مدت ہوئی کہ سلطان ترکی نے اس قانون کو منسوخ کر دیا ہے جو مرتدوں کے متعلق تھا۔ اس سے طبعاً یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ قانون احکام قرآن کے زمرے میں نہ تھا" (صفحہ ۹۵)

ان اقتباسات سے کم از کم اتنا تو واضح ہو جاتا ہے۔ کہ سزائے ارتداد سے انکار "ہمدرد" "کمریڈ" کا کوئی ایسا اجتہاد نہیں۔ جس کی جانب اب سے پیشتر کسی مسلمان مصنف کا ذہن بھی نہ منتقل ہوا ہو۔

(ہمدرد یکم مئی)

عیسائیت اور مساوات

کالے اور گورے ملکر ایک گرجا میں نہیں بیٹھ سکتے

مسٹر سی ایف اینڈریوز اخبار "ہندو" مدراس میں لکھتے ہیں۔ کہ مندرجہ ذیل ایک سچا قصہ ہے۔ جو حال ہی میں ایک امریکن جریدہ میں شائع ہوا تھا جسکا اطلاق پڑھنے والے ہندوستانی عیسائی بھی اپنے اوپر بخوبی کر سکیں گے۔

ایک شخص مسٹر "اے" جو نسلاً "کالا آدمی" تھا۔ گو بظاہر سفید فاموں کو مات کرتا تھا۔ جمہوریہ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں پیدا ہوا تھا۔ ایک دن جب کہ وہ ایک شہر کی خاص سڑکوں پر سیر کرتا پھرتا تھا۔ اس کی نظر ایک خوبصورت گرجا پر پڑی۔ جس کے باہر دروازہ پر ایک عمدہ سائین بورڈ لگ رہا تھا۔ اور اس پر اوقات عبادت درج تھے۔ اتفاق کی بات اس روز دن بھی اتوار کا تھا۔ اور مسٹر مذکور کو بحیثیت ایک راسخ العقیدہ مسیحی کے گرجا ضرور جانا چاہیئے تھا۔ علاوہ ازیں سائین بورڈ کے نیچے حسب ذیل عبارت بھی لکھی ہوئی تھی:-

"جمیع صاحبان کو خلوص کے ساتھ دعوت دی جاتی ہے"

وہ گرجا میں داخل ہو گئے۔ اور پادری صاحب سے حسب ذیل گفتگو ہوئی:-

پادری:- برادر عزیز! کیا آپ مسیحی ہیں!

مسٹر اے۔ یقیناً۔

پادری:- کیا آپ کا ان تمام احکام پر ایمان ہے۔ جو ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح نے بائبل مقدس میں بیان فرمائے ہیں۔

مسٹر اے۔ جی ہاں میں عیسائی ہوں۔ اور میری خواہش یہ ہے کہ مسیحی اخوت اور یگانگت کی فضا میں زندگی بسر کروں۔

پادری:- واللہ! آج میرے لئے کس قدر مبارک دن ہے۔ جناب میں آپ کو نہایت خوشی سے گرجا کا ممبر بناؤں گا۔ آج وہ زمانہ ہے۔ کہ دنیا خدائی اخوت اور بشری اخوت کو فراموش کر بیٹھی ہے۔ اور اپنے نجات دہندہ یسوع مسیح کی الٰہی تعلیم کو پس پشت ڈال چکی ہے۔ لیکن کس قدر خوشی کی بات ہے۔ کہ اسی زمانہ میں آپ جیسا نوجوان برادر عزیز نیک خصلت شخص مذہب کا پابند نظر آتا ہے۔

مسٹر اے:- کیا آپ کو یقین ہے۔ کہ آپ ان تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں!

پادری:- بے شک میرا ان باتوں پر ایمان ہے۔ کیا مسیح نے ہم کو یہ تعلیم نہیں دی۔ کہ ہم سب ایک آسمانی باپ کی اولاد ہیں۔

تو پھر کیا اس تعلیم کی رو سے ہم سب بھائی نہیں ہیں؟

مسٹر اے :- میری رگوں میں افریقی خون ہے *

یہ الفاظ نہیں تھے۔ ریوالور کی گولی تھے۔ پادری صاحب کے دل پر سخت چوٹ لگی۔ چہرہ کا رنگ کافور ہو گیا۔ قلبی مسرت درد و کرب سے مبدل ہو گئی۔ اور چیخ کر بولا :-

پادری :- کیا

مسٹر اے :- مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ جناب نے ابھی چند لمحے گذرے فرمایا تھا۔ کہ ہم ایک آسمانی باپ کی اولاد ہیں۔ جیسا کہ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے۔ لہذا ہم سب بھائی بھائی ہیں *

پادری :- افسوس ہے۔ آپ میرے مفہوم کو سمجھنے سے قاصر رہے ہم کو کسی نہ کسی مقام پر خط فاصل کھینچنا پڑے گا۔ ورنہ اصول مدنیت کے خلاف ہو گا۔ اس لئے کالے اور گورے دونوں مل کر ایک ہی گرجا میں نہیں بیٹھ سکتے *

مسٹر اے :- کیا آپ کے خیال میں بہشت میں بھی نسلی امتیاز ہو گا! بشرطیکہ ہم اور آپ وہاں گئے *

پادری :- بہشت دہشت کی تو مجھ کو کچھ خبر نہیں ہے۔ لیکن زمین پر تو نسلی مساوات گوارا نہیں کی جا سکتی۔

مسٹر اے نے ٹوپی اٹھائی۔ اور چلتے وقت فرمایا :-

مسٹر اے :- صرف دو منٹ ہوئے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ اور میری عزت افزائی کی تھی۔ کہ میں عقیل و فہیم نوجوان ہوں اور آپ مجھ کو خوشی سے اپنے گرجا کا ممبر بنا لیں گے۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ خود آپ کا ایمان خدائی ابوت اور مسیحی اخوت میں محض برائے نام ہے۔ ہاتھی کے دانت ہیں کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ اچھا خدا حافظ *

الفضل :- ہندوستانی عیسائیوں کو اس طرز عمل سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ ایشیائی عیسائیوں سے یہ سلوک امریکہ اور یورپ میں ہی نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ہندوستان میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ دیسی عیسائیوں کو قطعاً حق نہیں ہے۔ کہ سفید رنگ کے عیسائیوں کے گرجوں میں جا سکیں۔ اور ان کے ساتھ بیٹھ کر عبادت کر سکیں۔ اسکے متعلق انکی طرف سے بارہا آواز بھی بلند ہوئی ہے۔ لیکن بے نتیجہ۔ اس تفریق کے متعلق اوّل تو یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ کہ یسوع مسیح کی عبادت گذاری میں کالے اور گورے یعنی ایشیائی اور یورپین میں یہ امتیاز کیوں۔ دوسرے اسوقت حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ جب یہ خیال کیا جائے۔ کہ یسوع مسیح خود ایشیائی تھے۔ بات یہ ہے۔ کہ سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جس میں کالے اور گورے غریب اور امیر۔ بادشاہ اور فقیر مذہبی حقوق میں مساوی درجہ رکھتے ہوں۔ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قوم کا انسان جب مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ اپنے پھٹے پرانے کپڑوں اور غریبانہ شکل و صورت کے ساتھ بادشاہ کے پہلو میں کھڑے ہو کر خدائے واحد کی عبادت کر سکتا ہے۔ اور اس قسم کی مثالیں اسلام میں موجود ہیں

554

اشتہار

باجلاس میاں عبد المجید خاں صاحب عدالتی بہادر سلطانپور۔ علاقہ ریاست کپورتھلہ

عبد ولد اجمال ذات ارائیں ساکنہ بوڑیوال تحصیل سلطانپور۔ مدعی *

بنام

دین محمد ولد گلاب ذات خوجہ ساکن بوڑیوال تحصیل سلطانپور حال ملتان کچہری صدر بر دکان فضل الدین ملازم نانبائی *

دعوے مبلغ ۳ صد روپیہ بروئے بہی حساب

چونکہ مدعا علیہ ضلع بخبر میں رہتا ہے جس کی اطلاع یابی نہیں ہوتی۔ اس لئے زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مدعا علیہ کے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بر تقرر ۱۲ ر بیساکھ سمت ۸۲ اصالتاً یا مختاراً حاضر عدالت ہو کر جواب دہی مقدمہ کرے۔ ورنہ عدم حاضری میں اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی کی جاوے گی *

آج بتاریخ ۱۰ ر بیساکھ سمت ۸۲ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا *

مہر عدالت دستخط حاکم

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳۰ اپریل۔ لارڈ ریڈنگ کو سر جارج مونٹمورنسی کے ساتھ ایک خاص دفتر عنایت کیا گیا ہے۔ جو ہز ایکسلنسی نے اپنی خدمات بطور سکرٹری کے پیش کی ہیں۔ دونو صاحبان تقریباً روزمرہ دفتر ہند میں تشریف لے جایا کریں گے ؛

لنڈن ۳۰ اپریل۔ مجلس ایران ایک لائبریری قائم کر رہی ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ نے اظہار دوستی کے طور پر قانونی اور سیاسی کتب دینی منظور کی ہیں۔ جن کی قیمت پچاس پونڈ ہوگی

لنڈن ۳۰ اپریل۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ممالک غیر میں مسٹر آسٹن چیمبرلین کو قتل کرنے کی سازش کا پتہ لگایا گیا ہے مسٹر آسٹن چیمبرلین کی دیگر وزراء کی طرح دو خفیہ پولیس کے افسر نگرانی کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی تدابیر اختیار نہیں کی گئیں۔

لنڈن ۳۰ اپریل۔ شاہزادہ جارج مارسیلز کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اور وہاں سے چین جانے والے جہاز میں سوار ہو کر چین کی سیاحت کے لئے جائیں گے۔ صاحب موصوف براہ بمبئی تشریف لے جائیں گے ؛

لنڈن یکم مئی۔ جدہ سے جو تازہ ترین تار آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جدہ کے علاوہ دیگر بنادر حجاز پر جو نجدی حملہ کا خطرہ تھا۔ وہ ابھی تک ظہور پذیر نہیں ہوا۔ علاوہ ازیں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے پھر حکومت ہاشمیہ سے گفتگوئے مصالحت کی سلسلہ جنبانی کی ہے لیکن ابھی تک کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوا ؛

ترکی اخبار "وطن" لکھتا ہے۔ کہ قلمروئے ترکیہ میں متعدد تکیوں اور مزاروں سے متعلق ایسے لوگ رہتے ہیں۔ جو درویش کہلاتے ہیں۔ لیکن باوجود ہٹے کٹے اور سنڈے مسٹنڈے ہونے کے کسب معاش سے گریز کرتے ہیں۔ اور نذر و نیاز اور سرکاری وظائف پر گلچھرے اڑاتے ہیں۔ حکومت ترکیہ نے ایسے لوگوں کے وظائف بند کر دیئے ہیں ؛

لنڈن ۳۰ مئی۔ اخبار ٹیلیگراف کا پارلیمنٹری نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اس امر کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ مصر میں لارڈ ایلن بی کی جگہ سر جارج لائڈ ہائی کمشنر مقرر ہوں گے ؛

لنڈن ۳۰ اپریل۔ آج دیوان عام میں میز اینہ کی مخالفانہ تقاریر کا جواب دینے کے لئے مسٹر چرچل نے تقریر شروع کی۔ تو مزدور ارکان نے اس میں روکاوٹیں ڈالنا شروع کیں۔ اور اس کے ایک نقرہ کو مزدور ارکان نے قابل اعتراض قرار دیکر اس پر "شرم" "مزدوروں کے لئے توہین آمیز" اور "واپس لو" کے نعرے لگائے۔ اور صدر کی درخواست کے باوجود خاموش نہ ہوئے۔ مسٹر چرچل نے اپنے الفاظ واپس لینے سے انکار کر دیا۔ اور پندرہ منٹ تک کھڑے رہ کر تقریر جاری رکھنے کی کوشش کی۔ مگر بے سود۔ مسٹر چرچل اور تمام وزراء اٹھکر باہر چلے گئے۔

لنڈن ۲ مئی۔ لارڈ ملز کے ڈاکٹروں نے کل بعد از دوپہر ان کو دیکھا۔ اور اعلان کیا۔ کہ ان کی حالت رو بہ صحت ہے ؛

قاہرہ ۳۰ اپریل (اسٹیٹسمین کا خاص تار) تمام ملک مصر کے ۳۰۰ چیدہ چیدہ ممتاز وکلاء نے ایک محضر نامہ مرتب کر کے جلالۃ الملک شاہ فواد کی خدمت میں با ادب مطالب پیش کیا ہے۔ کہ وزیر اعظم زیوار پاشا نے دستور اساسی کو خاک میں ملا دیا ہے۔ جس سے قوم کے حقوق خطرہ میں پڑ گئے ہیں ؛

ہنگری کے دار الخلافہ میں ایک جلاد کی ضرورت کے اعلان پر ۵۰۰ درخواستیں موصول ہوئیں۔ جن میں سے تین عورتوں اور دیگر کئی ایک اشخاص نے تحریر کیا۔ کہ وہ اس فرض کی ادائیگی کے لئے اپنی خدمات بلا تنخواہ پیش کرتے ہیں

رباط۔ ۴ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ عبدالکریم کے عساکر کو زبردست ہزیمت کا سامنا ہوا۔ فرانسیسیوں کے نقصانات بہت کم تھے ؛

لنڈن ۳۰ اپریل۔ آج دیوان خاص میں مسٹر تھرل نے سوال کیا۔ کہ کیا اب گورنمنٹ بنگال کے قانون نمبر ۳ مجریہ ۱۸۱۸ء کو منسوخ کرنے پر تیار ہے۔ نائب وزیر ہند نے جواب دیا۔ کہ نہیں اس کو منسوخ نہیں کیا جائے گا ؛

ہندوستان کی خبریں

بنارس میں "آریا مہیلا ہتکاری مہا پریشد" کے نام سے ہندو خواتین کی جو انجمن قائم ہے۔ اس کا سالانہ جلسہ ریاست مجھو کی ضلع گورکھپور کی بیوہ رانی صاحبہ کی زیر صدارت انجمن کی نو خرید عمارت میں منعقد ہوا۔ بہت سے معزز گھرانوں کی خواتین موجود تھیں۔ متعدد ریزولیوشن عورتوں کی مذہبی تعلیم۔ زنانہ معلمین و مبلغین کی تیاری۔ طبی امداد۔ اور بیواؤں کی حفاظت کے متعلق پاس کئے گئے ؛

اٹاوہ شہر میں چھ سو چماروں نے مطبوعہ نوٹس چسپاں کیا ہے۔ کہ یا تو آریہ سماجی اور سناتن دھرمی ڈیڑھ ماہ کے اندر ہم سے کھان پان کر کے بیٹی روٹی کا بیوار کریں ورنہ ہم سب مسلمان ہو جائیں گے۔ اس خبر کو سن کر عیسائی پہنچ گئے ہیں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک ماہ کے لئے لاہور شہر میں لاٹھیاں لیکر پھرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ہڑتالی اور ان کے ہمنوا غیر ہڑتالی مزدوروں کو مرعوب نہ کر سکیں ؛

سی یسل رابرٹ فورڈ کو سر ہنری اسکاٹ اسمتھ کی جگہ لاہور ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا۔ سر ہنری اسکاٹ اسمتھ ۷ مئی کو اپنی خدمات سے سبکدوش ہو رہے ہیں ؛

شملہ یکم مئی۔ ایک پریس کمیونک مظہر ہے۔ کہ مسعودی قبائل کے سب سے آخری قبیلہ عبدالرحمن خیل نے جس کے خلاف ہوائی قوت گذشتہ دو ماہ سے کام کر رہی تھی۔ آخر کار اطاعت قبول کر لی۔ اور گورنمنٹ کے تمام شرائط منظور کر لئے گئے ؛

مسٹر ڈرنی مجسٹریٹ درجہ اوّل کی عدالت میں اس مقدمہ کی پیشی کے وقت جو اخبار گورو گھنٹال میں شائع شدہ مضامین کی بنا پر بالزام فحش نویسی لالہ شام لال کپور مالک اخبار کیسری و لالہ دینا ناتھ آتش جائنٹ ایڈیٹر اخبار کیسری اور اور ٹھاکر منگل سنگھ ایڈیٹر و پرائٹر اخبار گورو گھنٹال چل رہا تھا۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی شہادت ہونے لگی۔ تو معلوم ہوا کہ تلاشی کے وقت جو کاغذات پولیس گرو ہرشیم پریس اور دفتر گورو گھنٹال وغیرہ سے اپنے ساتھ لے گئی تھی۔ وہ سب غائب ہیں۔ پولیس کا بیان تھا۔ کہ سب کاغذات چالان کے ساتھ عدالت میں بھیج دیئے گئے تھے۔ بالآخر مقدمہ کی سماعت ملتوی کر کے حکم دیا گیا کہ گم شدہ کاغذات کی پوری تلاش کے بعد رپورٹ کی جائے۔ کہ وہ کاغذات ملتے ہیں یا نہیں ؛

کلکتہ۔ مرزاپور پارک کلکتہ میں گاندھی جی نے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ہندو مسلم اتحاد کے متعلق فرمایا۔ ہم ہندوؤں اور مسلمانوں کو لازمی طور پر متحد ہونا پڑے گا۔ اگر ہم اپنے ملک کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ اور اگر ہماری قسمت میں یہی لکھا ہے۔ کہ متحد ہونے سے پیشتر ہم ایک دوسرے کے خون کی ندیاں بہا لیں۔ تو میں کہوں گا۔ کہ ہم جتنا جلد ایک دوسرے کا خون بہا لیں۔ اتنا ہی اچھا ہے ؛

مدراس ۶ مئی۔ مدراس میل رقمطراز ہے۔ کہ حکومت ہند چیف کمشنر جزائر انڈمن کے ایما اور خود قیدیوں کی درخواست پر ۲۵ مابلہ قیدیوں کو جزائر انڈمن سے ملیبار بھیج رہی ہے۔ تاکہ وہ اپنے گھر والوں اور جزائر انڈمن کے دوسرے قیدیوں کے گھر والوں کو اپنے ساتھ انڈمن جانے اور وہاں آباد ہونے کی ترغیب دیں۔ اس وقت جزائر انڈمن میں ایک ہزار دو سو مابلہ قیدی ہیں ؛